Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار
27 نومبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 267 سوموار 4 رجب 1416ھ' 27 نبوت 1374ھش' 27-نومبر 1995ء

خدا تعالیٰ سے اعمالِ صالحہ کی توفیق اور فضل کے واسطے دعائیں کرتے رہیں

اعمال صالحہ اور عبادت میں ذوق شوق اپنی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق پر ملتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان گھبرائے نہیں اور خدا تعالیٰ سے اس کی توفیق اور فضل کے واسطے دعائیں کرتا رہے اور ان دعاؤں میں تھک نہ جاوے جب انسان اس طرح پر مستقل مزاج ہو کر لگا رہتا ہے تو آخر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہ بات پیدا کر دیتا ہے جس کے لئے اس کے دل میں تڑپ اور بے قراری ہوتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ جو اس اصل غرض کو مد نظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں۔ فلاں مکان بنا لوں۔ فلاں جائداد پر قبضہ ہو جاوے۔ تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلا لے اور کیا سلوک کیا جاوے انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابل قدر شئے ہو جاوے گا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جاوے گا۔ خدا تعالیٰ مہلت اس لئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اٹھاوے تو اسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے۔ سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجا لاتا ہے مگر دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آوے گی۔ اس لئے دل کا رجوع تام اس کی طرف ہونا ضروری ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 222)

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ محترم مولانا سعید احمد صاحب انصاری لکھتے ہیں۔

میری بھتیجی عزیزہ عطیۃ القیوم سلمہا اللہ تعالیٰ بنت برادرم عزیزم منیر احمد صاحب منیب پروفیسر جامعہ احمدیہ و سابق پرنسپل احمدیہ ہائی سکول کمپالا یوگنڈا کی تقریب رخصتانہ 2-نومبر 1995ء کو عمل میں آئی۔ عزیزہ کا نکاح 18-اکتوبر 1995ء کو حضرت صاحب نے ازراہ شفقت عزیزم شیخ حارث احمد صاحب واقف زندگی ابن مکرم شیخ نصیر احمد صاحب آف واہ کینٹ کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار حق مہر پر لندن میں پڑھا تھا۔

عزیزہ عطیۃ القیوم صاحبہ خانصاحب قاضی محمد رشید صاحب (وفات یافتہ) سابق وکیل المال کی پوتی اور خالد احمدیت مولانا ابو العطاء صاحب کی نواسی ہیں۔ اور عزیزم شیخ حارث احمد صاحب محترم شیخ غلام رسول صاحب کے پوتے اور محترم بشیر احمد صاحب چغتائی کے نواسے ہیں۔

تقریب رخصتانہ میں مردانہ حصے میں دعا خاکسار نے کرائی اور مستورات میں محترمہ سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ نے کرائی۔

عزیز موصوف کا تقرر حضرت صاحب نے یوگنڈا (مشرقی افریقہ) کے لئے فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو اور مقبول خدمات دینیہ بجا لانے کی نمایاں توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ولادت

○ مکرم فضل الرحمان خان ناصر صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 95-10-30 کو بیٹی عطاء فرمائی ہے۔ جس کا نام حضرت صاحب نے نادیہ فضل عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم محمد الطاف خان صاحب دفتر وکالت دیوان کی پوتی ہے۔ اسی طرح عزیزہ مکرمہ شاہدہ سلطانہ اہلیہ چوہدری محمد اکرم صاحب شفیق کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم محمد الطاف خان صاحب دفتر وکالت دیوان کی نواسی ہے۔

اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو نیک اور خادم دین بنائے۔

ذہنی اور قومی ترقی کے لئے غور و فکر کی عادت نہایت ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانیؓ)

تم ہر بات پر سوچنے کی عادت پیدا کرو۔ غور کرنے سے ہی لوگ فلاسفر اور صوفی بن جاتے ہیں۔ صوفی اور فلاسفر میں صرف یہ فرق ہے کہ صوفی مذہب اور خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والی باتوں کے متعلق غور کرتا ہے اور فلاسفر دنیا کی باتوں میں غور و فکر کرتا ہے۔ ہوتے دونوں ایک ہی ہیں۔ صوفی خدا تعالیٰ کی باتوں۔ اس کے قانون سنت۔ احکام۔ تقدیروں اور اس کے کلام پر غور کرتا ہے اور ان سے نتیجہ نکالتا ہے اور فلاسفر دنیا پر غور کرتا ہے اور ان سے نتیجہ نکالتا ہے تو وہ فلاسفر کہلاتا ہے لیکن جب کوئی (احکام دینیہ) پر غور کرتا ہے تو وہ صوفی کہلاتا ہے۔ لوگوں نے یونہی صوفیا کے متعلق بے ہودہ باتیں بنائی ہیں اور کہتے ہیں صوفی وہ ہوتا ہے جو صوف کا کپڑا پہنے لیکن میں کہتا ہوں تم اس کے معنے صوف کا کپڑا پہننے والے کے لے لو یا دل صاف رکھنے والے کے لے لو بہرحال جو صوف کے کپڑے پہن لیتا ہے وہ بھی دنیا سے الگ ہو جاتا ہے اور صرف خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ پس تم کوئی معنے لے لو اصل بات یہی ہے کہ جو دنیا سے قطع تعلق کر کے خدا تعالیٰ کی باتوں پر غور کرنے لگ جائے وہ صوفی ہے اور جو شخص قانون قدرت پر غور کرے وہ فلاسفر ہے۔ فلاسفر کی زندگی بھی ایسی ہوتی ہے کہ وہ دنیا کی عیاشی میں بہت کم حصہ لیتا ہے۔ حالانکہ فلاسفروں میں سے کئی ایسے بھی تھے جو خدا تعالیٰ کی ہستی کے منکر تھے اور بعض ایسے بھی تھے جو کہتے تھے کہ اس دنیا سے جتنا بھی فائدہ اٹھایا جائے کم ہے آج ہی میں گھر میں قصہ سنا رہا تھا کہ بچپن میں ہم پڑھا کرتے تھے کہ سکندر ایک جگہ دورہ کرتے ہوئے پہنچا۔ وہاں اسے ایک فلسفی دیوجانس کلبی کا پتہ لگا۔ اس کا جی چاہا کہ وہ اس کی زیارت کرے چنانچہ وہ

باقی صفحہ 2 پر

دعا ایک استقلال اور مداومت کو چاہتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

27- نبوت 1374 ھش 27 - نومبر 1995ء

حقیقی مرادیابی

یہ جان لینے کے بعد کہ کوئی چیز اصلی بھی ہو سکتی ہے اور نقلی بھی۔ حقیقی بھی ہو سکتی ہے اور جعلی بھی۔ ہمیں اپنی زندگی کی ہر بات کو اصلی اور حقیقی بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر نقلی چیز ہو اور جعلی ہو تو اس سے ہو سکتا ہے کچھ دیر کے لئے تو کام نکل جائے۔ لیکن مستقل طور پر وہ چیز کام نہیں آسکتی۔ کہیں نہ کہیں اس کا بھانڈا پھوٹ جائے گا۔ اپنی مرادوں کے حصول کی بات کریں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ بعض دفعہ انسان حقیقی طور پر بامراد ہو جاتا ہے اور بعض اوقات بامراد تو ہو جاتا ہے لیکن حقیقی طور پر نہیں اور جلد ہی اسے معلوم ہونے لگتا ہے کہ اس کی کامیابی یا اس کی بامرادی دیرپا نہیں تھی یا حقیقی نہیں تھی۔ مثلاً کسی شخص کو روپیہ مل جاتا ہے روپے کی اسے خواہش بھی تھی۔ وہ مل بھی گیا۔ وہ اس وقت تو یہی سمجھے گا کہ وہ بامراد ہو گیا ہے لیکن اگر خدانخواستہ روپیہ مل جانے کے بعد چوروں نے روپیہ بھی چھین لیا اور اسے زخمی بھی کر دیا۔ تو وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائے گا کہ اس کی کامیابی یا اس کا بامراد ہونا حقیقی نہیں تھا۔ اسی طرح اگر اس مثال کو وسعت دی جائے تو ہر بات حقیقی اور جعلی ہو کر سامنے آنے لگتی ہے۔ اور انسان کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہیں ہوتا کہ بعض اوقات بامراد ہونا یا کامیاب ہونا حقیقی ہوتا ہے اور بعض اوقات ایسا نہیں ہوتا۔ ہم میں سے کون ہے جو حقیقی طور پر بامراد ہونا نہیں چاہے گا۔ لیکن ہو کس طرح سکتے ہیں اس کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے اور وہ صرف دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اسی کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دعا کرنے والے کو ملتی ہے۔"

حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے اس ارشاد سے دو باتیں بہت واضح ہو کر سامنے آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ حقیقی مرادیابی اور کامیابی دعا کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔ ایسی کامیابی اور ایسی بامرادی جو ہمارے لئے ہر طرح مفید ثابت ہو۔ اور ہماری حقیقی تسکین کا باعث ہو۔ اور دوسری بات یہ کہ ہماری کامیابی اور نامرادی حقیقتاً خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ جس طرح چاہے ہمیں دے سکتا ہے ہم کوئی چیز اس سے مانگتے ہیں اور وہ نہیں ملتی۔ عام حالات میں تو انسان کو مایوسی ہوتی ہے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ چاہے تو وہ مانگی گئی چیز نہ دے کر بھی اس کے لئے تسکین کے سامان پیدا کر سکتا ہے۔ اسی لئے حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ کہ مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد لذت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور اس لذت کو اگر انسان سمجھ سکے تو کہا جا سکتا ہے کہ یہ لذت ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر بھی حاصل نہیں ہوتی۔ گویا کہ صرف ہمارا مانگنا اور ان چیزوں کا جو ہم مانگتے ہیں حاصل کرنا ہی ہمارے لئے تسلی کا باعث نہیں ہو سکتا اصل بات جو تسلی کا باعث ہونا چاہئے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات ہیں اور عنایات مختلف طریقوں میں ملتی ہیں ضروری نہیں کہ جو کچھ مانگا گیا ہے وہ مل جائے لیکن جو کچھ مانگا گیا ہے اگر اس کے نتیجہ میں تسکین مل جائے تو وہ چیز نہ بھی ملے تو کوئی حرج نہیں۔ پس انسان کا حقیقی طور پر بامراد ہونا یہی معنی رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو تسلی اور تشفی مل جاتی ہے۔

گرے ہوؤں کو مُقدّر اُچھال دیتا ہے
جو سَر بَلند ہوں ان کی گراوٹوں کا نہ پُوچھ
سُنی ہیں کس نے فضا میں سکوں کی آوازیں
دَبی دَبی سی مُصیبت کی آہٹوں کا نہ پُوچھ

ابو الاقبال

مقامِ توکّل اور دعا

اب میرے دردِ دل کی نہ کوئی دوا کرے
یہ درد لا دوا ہے۔ مگر ہاں دعا کرے

وہ مرغِ پُر شکستہ جو اُڑنے سے رہ چکا
رہ رہ کے گر زمیں پہ نہ تڑپے تو کیا کرے

فرمان تیرا خوب ہے "اُدعونی استجب"
لیکن جو بے زباں ہو وہ کیونکر صدا کرے

ہمّت نہ جس غریب میں ہو التجاء کی بھی
تُو ہی بتا کہ تجھ سے وہ کیا التجاء کرے

یا ربّ تُو اس کو اور بھی اپنے قریب کر
جو میرے حق میں قُرب ترے کی دعا کرے

احوالِ عُسر و یُسر دگرگوں نہ کر سکیں
بندہ ہر ایک حال میں بندہ رہا کرے

طولِ اَمَل میں نفس مرا مبتلا نہ ہو
راضی رہوں اُسی پہ جو میرا خدا کرے

مَیں غیر کی جفاؤں کے شکوے کروں تو کیا
اے میرے دل جو تُو ہی نہ مجھ سے وفا کرے

تدبیر بھی ہے قبضۂ تقدیر میں ظفر
مولیٰ تجھے مقامِ توکّل عطا کرے

مولانا ظفر محمد ظفرؔ

بقیہ صفحہ 1

اس فلسفی کے پاس گیا وہ دھوپ سینک رہا تھا۔ سکندر نے خیال کیا کہ فلسفی اس سے خود بات کرے گا۔ اور مجھ سے جو کچھ مانگے گا میں اسے دے دوں گا لیکن وہ فلسفی چپ کر کے بیٹھا رہا۔ اور سکندر نے اس سے کوئی بات نہ کی۔ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد سکندر نے خود خیال کیا کہ وہ خود کوئی بات شروع کرے۔ چنانچہ اس نے فلسفی کو مخاطب کر کے کہا کہ میں نے آپ کی شہرت سنی تھی اس لئے آپ سے ملنے آگیا۔ میری خواہش ہے کہ آپ مجھ سے مانگیں تو میں آپ کی ضرورت کو پورا کروں اس فلسفی نے کہا اور تو میری کوئی خواہش نہیں۔ صرف اتنی خواہش ہے کہ میں دھوپ سینک رہا تھا۔ آپ سورج کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے۔ آپ میرے آگے سے ہٹ جائیں۔ چنانچہ سکندر سورج کے آگے سے ہٹ گیا۔

. . . . . .

وہ دنیا چھوڑ چکا تھا۔ وہ سوچنے میں مصروف تھا اور دوسری باتوں کے لئے اس کے پاس کوئی وقت نہیں تھا۔ غرض چاہے کوئی فلسفی سائنس سے متعلق امور پر غور کر رہا ہو یا حساب میں غور کر رہا ہو عیاشی کی زندگی سے منہ موڑے گا۔

(از خطبہ فرمودہ 12- جون 1953ء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تربیتِ اولاد

یہ کہہ دینے کے (کہ بچہ بڑا ہو کر خود سمجھ جائے گا) یہ معنے ہیں کہ اس بہانہ سے ہم اپنی اولاد کی تربیت اور اس کے اخلاق کی نگرانی نہیں کرنا چاہتے۔ اور اس بات کو اپنی بے جا محبت کی وجہ سے اس کے لئے تکلیف دہ خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ دنیا کی کوئی قوم بھی اگر اپنی اولاد کی تربیت اور اخلاق کی درستی کا خیال نہیں رکھتی تو وہ کبھی زندہ نہیں رہ سکتی۔ یورپ کے لوگوں نے اس گر کو خوب سمجھا ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ اگر ہم اولاد کی تربیت اور اخلاق کی نگرانی نہ کریں گے تو ہماری قومی زندگی اور قومی ترقی بحال نہیں رہ سکتی۔ ان کے چھوٹے بچے ماؤں کے ساتھ گرجوں میں جاتے ہیں لیکن کیا مجال کہ وہ وہاں اونچی آواز نکالیں۔ عبادت گاہوں کا ایسا احترام ان کے دلوں میں بٹھایا ہوتا ہے کہ وہ ذرا شور و غل نہیں کرتے۔ اور اگر کوئی بچہ شور کرے تو ماں باپ فوراً اسے وہاں سے لے جاتے اور اس طرح تنبیہ کرتے ہیں کہ پھر وہ شور نہ کرے۔ مگر یہاں کئی لوگ ہیں جو بچوں کو (بیوت الذکر) میں لے آتے ہیں اور بچے دوران (عبادت) شور مچاتے رہتے ہیں۔ بیت المبارک میں تو بچوں کو لانے سے میں نے روکا ہوا ہے۔ دارالفضل کی (بیت الذکر) میں جب ایسے لوگوں کو منع کیا گیا تو انہوں نے برا منایا۔ اور کہہ دیا کہ وہ بچے ہیں بڑے ہو کر خود سمجھ جائیں گے مگر یہ تربیت اولاد کے لئے نہایت مضرات ہے۔

آپ لوگ اپنے اردگرد اور آس پاس کی قوموں کو دیکھیں کہ وہ اپنی زندگی قائم رکھنے کے لئے اپنی اولاد کی تربیت کا کس قدر خیال رکھتے ہیں۔ یورپ میں میں نے دیکھا جو لوگ ہمیں ملنے کے لئے آتے۔ ان کے بچے بھی ان کے ساتھ ہوتے۔ لیکن ذرا کسی بچے نے رونی صورت بنائی اور وہ گھبرا گئے۔ ذرا دیکھا کہ بچہ گھبرا گیا ہے اور رونے یا آواز نکالنے لگا ہے تو وہ جھٹ اس کو مجلس سے اٹھ کر لے جاتے۔ بعض دفعہ ہم نے کہا بھی کوئی حرج نہیں ٹھہریں۔ مگر انہوں نے کہا بچہ آواز نکالے گا۔ جس سے دوسرے برا منائیں گے۔ اور ان کو تکلیف ہو گی۔ ایک دفعہ ہم چھتری دیکھنے کے لئے گئے جو ہندوستانی سپاہیوں کی یادگار میں وہاں بنائی گئی ہے سمندر کے کنارے چار پانچ ہزار آدمی جمع تھے۔ اور ہزار بارہ سو لڑکے لڑکیاں ہوں گے مگر بالکل خموشی کا عالم تھا۔ کوئی بات بھی کرتا تو آہستہ سے۔ لیکن ہمارے ہاں معمولی اجتماع میں بھی ایک شور برپا ہوتا ہے۔ آج ہی دیکھ لو۔ اس اجتماع کے موقع پر کس قدر شور ہو رہا ہے۔ ادھر میرا خطبہ ہو رہا ہے ادھر ان بچوں کے خطبے ہو رہے ہیں۔ حالانکہ ان کے ماں باپ بھی یہاں موجود ہیں۔ مگر ان کو اس بات کا کوئی خیال نہیں۔ تو یہ تربیت میں غفلت اور کوتاہی کا نتیجہ ہے۔ حالانکہ خطبہ سے پہلے میں نے کہا بھی تھا کہ جو مائیں اپنے بچوں کو چپ نہیں کرا سکتیں وہ اپنے بچوں کو لے کر چلی جائیں تا دوسرے لوگ آرام سے خطبہ سن سکیں (-) (بیوت الذکر) میں بچوں کو (-) لے جاؤ۔ تو پیچھے کھڑا کرو۔ مگر بعض ماں باپ خود انگلی پکڑ کر بچے کو اپنے ساتھ صف میں کھڑا کر لیتے ہیں۔ (-) اس حکم کی وجہ یہی ہے کہ آخر بچہ بچہ ہی ہے وہ بے چینی اور گھبراہٹ اور بچپن کی حرکات کا اظہار کرے گا اور اس طرح بڑوں کی عبادت میں بدمزگی اور خلل واقعہ ہو گا۔ پھر اس حکم کا یہ فائدہ بھی ہے کہ ان کے اندر تربیت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ محسوس کرتے ہیں کہ ابھی ہم سیکھ رہے ہیں۔ اور جب تک سیکھ نہ لیں۔ ہمارا حق نہیں کہ آگے کھڑے ہوں۔

پس جب تک بچپن میں تربیت کامل نہ ہو آئندہ نسل اخلاق فاضلہ نہیں سیکھ سکتی اور نہ وہ (-) احمدیت کے حامل ہو سکتے ہیں۔ بچوں کو بچپن میں ہی خدا کے متعلق (-) حضرت (بانی سلسلہ) اور (امام) وقت کے متعلق کچھ کچھ واقفیت کرانی چاہئے۔ سلسلہ کے نظام کا مختصر سا نقشہ ان کے ذہنوں میں قائم کرنا چاہئے۔ یہ مت سمجھو کہ بچے سمجھتے نہیں۔ وہ بات کو خوب سمجھتے ہیں۔ پچھلے دنوں ہم دریا پر گئے۔ ایک مہمان عورت کی لڑکی میرے پاس آئی۔ اس کی باتیں بہت پیاری معلوم دیتی تھیں۔ اور بعض دفعہ بہت سنجیدگی سے وہ باتیں کرتی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا......... تم کس کی بندی ہو۔ کہنے لگی۔ میں خدا کی بندی ہوں۔ پھر میں نے پوچھا۔ مرید کس کی ہو۔ جواب دیا خدا کی۔ میری لڑکی امتہ العزیز یہ سن کر ہنس پڑی۔ میں نے اس سے پوچھا۔ تم کیوں ہنسی ہو۔ کہنے لگی۔ یہ کہتی ہے میں مرید خدا کی ہوں۔ میں نے اس سے پوچھا۔ بتاؤ تم کس کی مرید ہو۔ تو اس نے بڑے زور سے کہا۔ میں ابا جان کی۔ چونکہ اس کے کان میں یہ بات پڑتی رہی ہے اس لئے وہ اس لڑکی سے یہ سن کر کہ میں خدا کی مرید ہوں۔ سمجھ گئی۔ کہ اس نے غلط کہا ہے۔ تو یہ بات صحیح نہیں کہ بچہ سمجھ نہیں سکتا۔ جس قسم کی بات بچے کے کان میں ڈالی جائے۔ وہ اپنی استعداد کے مطابق سمجھ سکتا اور سیکھ سکتا ہے اگر اس کے ذہن میں دین کی 'سلسلہ کی مختصر باتیں ڈالی جائیں۔ تو بچہ ان کو اپنے ذہن میں قائم رکھ سکتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو۔ کہ تم اگر بچپن میں بچے کی تربیت نہیں کرتے صرف اس خیال سے کہ تم نیک ہو اور وہ بھی نیک ہو جائیں گے۔ تو اس طرح تم اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ (-) خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ تم اپنے اہل کے ذمہ دار ہو (-) ہر ایک تم میں سے راعی اور بادشاہ ہے اور وہ اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ بچپن میں تربیت صحیح کے بغیر بڑے ہو کر ان کی اصلاح کی امید رکھنا سخت غلطی ہے۔ دین کی درستی اور اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ظاہری اخلاق درست ہوں۔ اگر بچپن میں ان کے دل میں مقامات مقدسہ کا احترام نہیں اور وہ ایسے مقامات پر شور اور شر کرتے ہیں۔ اور ماں باپ ان کو ایسی حرکت سے نہیں روکتے۔ تو وہ اس بات کے لئے ان کو تیار کر رہے ہیں کہ بڑے ہو کر دینی امور میں وہ تمسخر اور استہزاء سے کام لیں۔ اور ان کے دلوں میں شعائر دین کی کچھ عزت و وقعت نہ رہے۔ پس میں آپ کو اس قسم کی تربیت کی طرف توجہ دلاتا ہوں تاکہ دشمن بھی یہ سمجھے کہ یہ قوم ایسے اعلیٰ اخلاق کو پہنچ گئی ہے کہ کبھی ہلاک نہیں ہو سکتی۔

(21- جولائی 1925ء بمقام قادیان)

ملک محمد عبداللہ

طارق بن زیاد

92ھ میں ہی موسیٰ بن نصیر اور طارق بن زیادہ شمالی افریقہ میں اسلامی حکومت کو مستحکم بنا رہے تھے شمالی افریقہ کا ہمسایہ ملک سپین اپنی شادابی اور سرسبزی اور دولت و ثروت میں بہت مشہور تھا۔ لیکن وہاں کے باشندے اس وقت کے حکمران گاتھ خاندان کے مظالم سے بہت نالاں تھے۔ امراء اور جاگیرداروں کی سختیاں حد سے بڑھ گئی تھیں اور ملک میں جابرانہ قوانین کی وجہ سے رعایا بہت بددل ہو چکی تھی۔ جب سپین والوں نے دیکھا کہ شمالی افریقہ میں مسلمانوں کی حکومت نہایت عدل و انصاف کرنے والی ہے اور وہ اپنی رعایا کو ہر طرح کی سہولتیں دیتی اور ان سے محبت کا سلوک کرتی ہے تو انہوں نے شمالی افریقہ کے گورنر موسیٰ بن نصیر سے یہ درخواست کی کہ انہیں گاتھ خاندان کے ظلموں سے نجات دلائی جائے۔ اس وقت ولید بن عبدالملک مسلمانوں کے حکمران تھے چنانچہ موسیٰ نے سپین والوں کی درخواست ان کی خدمت میں بھیجی اور وہاں سے اجازت آنے پر اپنے مشہور جرنیل طارق بن زیاد کو سات ہزار فوج دے کر سپین کی مہم پر روانہ کیا۔

شمالی افریقہ اور سپین کے درمیان ایک وسیع خلیج تھی۔ طارق نے جہازوں کے ذریعے اسے عبور کیا اور ساحل پر اتر کر اپنے سب جہاز آگ کی نذر کر دئے اور مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ اب ہمارے لئے صرف ایک ہی راستہ ہے کہ فاتح بن کر اس ملک پر حکمرانی کریں۔ واپس جانے کی کوئی امید نہیں ہے۔ سامنے دشمن کی فوج ہے اور پیچھے ایک وسیع خلیج ہے جسے بغیر جہاز کے عبور کرنا مشکل ہے۔

اس وقت سپین پر گاتھ خاندان کی حکمرانی تھی۔ اور بادشاہ کا نام راڈرک تھا۔ اسے جب مسلمان فوج کی آمد کی خبر ہوئی تو اس نے فوراً ایک لاکھ آدمیوں کا لشکر تیار کیا۔ ملک کے تمام بڑے بڑے امراء اور جاگیردار اور شاہی خاندان کے ارکان اس کے ساتھ تھے۔ طارق کو جب صورت حالات کا علم ہوا تو اس نے تمام واقعات کی اطلاع موسیٰ کو دی اور مزید کمک کی درخواست کی۔ موسیٰ بن نصیر نے پانچ ہزار سپاہی مزید روانہ کئے اور اس طرح مسلمانوں کی کل تعداد بارہ ہزار ہو گئی۔ لیکن دشمن کی تعداد ایک لاکھ سے بھی زیادہ تھی جو ہر قسم کے سامان حرب سے آراستہ تھی۔ دریا کے کنارے ایک وادی میں دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل پر آئیں۔ جنگ شروع ہونے سے پہلے طارق نے مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا "بہادرو! میدان جنگ سے مفر کی اب کوئی صورت نہیں۔ آگے دشمن ہے اور پیچھے دریا۔ خدا کی قسم بہادری اور استقلال میں نجات ہے۔ تمہیں وہ فتح مند لوگ ہو جو کبھی مغلوب نہیں ہوتے۔ اللہ پر کامل یقین رکھنے والے کے لئے تعداد کی کمی اور زیادتی کا کوئی سوال نہیں۔ خدا نے تمہارے لئے جو دنیا میں عزت اور راحت اور آخرت میں شہادت اور ثواب مقدر کیا ہے اس کی طرف بڑھو۔ مسلمان کبھی بزدل نہیں ہوتا۔ اور کبھی ہمت نہیں ہارتا۔"

اس کے بعد دونوں فوجوں کا باہم مقابلہ ہوا۔ اگرچہ دشمن کی فوج مسلمانوں سے کئی گنا زیادہ تھی۔ لیکن مسلمانوں نے ایسی بہادری اور بے جگری سے مقابلہ کیا کہ تھوڑے عرصہ کے بعد ہی دشمن کی فوج میں ابتری پھیل گئی۔ بڑے بڑے امراء اور جاگیردار پسپا ہو گئے اور خود راڈرک ایسا لاپتہ ہوا کہ اس کا بعد میں کوئی سراغ نہ ملا۔ اس کا گھوڑا اور موزہ دریا کے کنارے ملے جس سے قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ دریا میں ڈوب کر مر گیا۔ اور اس طرح مٹھی بھر مسلمانوں نے ایک طاقتور غنیم پر فتح پائی۔ اور ایک نیا ملک اسلامی سلطنت کا حصہ بنا۔ فاتح سپین ہونے کی حیثیت سے طارق بن زیاد کے نام سے مسلمانوں کا بچہ بچہ واقف ہے اور ان کا نام نہایت تعظیم و تکریم سے لیا جاتا ہے۔

تمہارے دل میں لوگوں کا پیار۔ محبت۔ اخلاص ہونا چاہئے۔ اور ان کے لئے اپنے اندر قربانی کے جذبات ہونے چاہئیں۔ اس کو دیکھ کر لوگوں میں تمہاری باتیں سننے سمجھنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کا خیال ہو گا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشاہیر مذاہب .... مولانا غلام باری سیف

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

نام حسان تھا۔ نسب نامہ یہ ہے۔ حسان بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو۔ مدینہ کے قبیلہ بنو نجار میں سے تھے انصار کے دو مشہور قبیلے اوس اور خزرج بنو نجار میں تھے۔ لہٰذا حضرت حسان نجاری کہلائے۔ اور انصاری بھی۔ حضرت حسان خزرج قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ جاہلیت میں جب اوس اور خزرج کی جنگ ہوئی تو حضرت حسان نے اپنے اشعار سے خزرج کا دفاع کیا اور اوس کی ہجو۔ والدہ کا نام فریعہ تھا۔ جو سعد بن عبادہ مشہور سردار خزرج کی چچا زاد تھیں۔ حضرت حسان کی مشہور کنیت ابو الولید ہے لیکن اسماء الرجال کی کتب میں ابوالحسام اور ابو عبید الرحمان کنیت بھی آتی ہے۔

حضرت حسان کا حافظہ بلا کا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں سات یا آٹھ سال کا تھا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ یثرب (مدینہ) کے ٹیلے پر کھڑا ہو کر یہودی چلّا رہا تھا کہ اے یہود! اے یہود! جب یہودی اکٹھے ہوئے اور پوچھا کیا ہوا؟ تو اس نے کہا۔ ارے دیکھو تو وہ ستارہ طلوع ہوا ہے جو بتاتا ہے کہ احمد (ﷺ) پیدا ہو گئے ہیں۔

لمبی عمروں والا خاندان:۔ حضرت حسان نے بہت لمبی عمر پائی اور عجیب بات یہ ہے کہ کئی پشتوں سے ان کے آباء واجداد بھی لمبی عمر پاتے رہے۔ ان کے پڑدادا "حرام" نے 120 برس کی عمر پائی۔ ان کے دادا منذر کی عمر بھی ایک سو بیس برس کی تھی۔ اور ان کے باپ ثابت بھی ایک سو بیس برس تک زندہ رہے۔ اور حضرت حسان جب فوت ہوئے تو ایک سو نو برس کے تھے۔ انہوں نے 54ھ میں معاویہؓ کی امارت کے زمانہ میں وفات پائی۔ آخر عمر تک ان کے حواس اور عقل و فکر درست تھے۔ البتہ جسم کچھ کمزور پڑ گیا تھا۔ اور آخری عمر میں بصارت سے محروم ہو گئے تھے۔

جبلہ بن ایہم اور حضرت حسان

حضرت حسان بہت پایہ کے شاعر تھے اور اصطلاح ادب میں انہیں مخضرمی شاعر کہتے ہیں۔ مخضرمی شاعر وہ ہے جس نے جاہلیت کے زمانہ میں اور اسلام میں بھی عمدہ اشعار کہے ہوں۔ جواہر الادب کے مصنف احمد ہاشمی نے انہیں "اشعر الشعراء المخضرمین" کا لقب دیا ہے۔ کہ مخضرمی شعراء میں سے سب سے عظیم شاعر ہیں۔ خضرم کے لفظی معنی اختلاط کے ہیں۔ یعنی جس شاعر کی زندگی میں جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں کا اختلاط ہو۔

جاہلیت کے زمانہ میں یہ غسان اور حیرہ کے بادشاہوں کی تعریف کرتے اور انعام و اکرام وصول کرتے۔ غسان کے بادشاہ جبلہ بن ایہم کی تعریف میں حسان کہتے ہیں۔

ترجمہ ان کے پاس اتنی کثرت سے مہمان آتے ہیں کہ اب ان کے کتے بھونکتے ہی نہیں (کتے اجنبی کو دیکھ کر بھونکتے ہیں لیکن ان کے یہاں مہمانوں کا اتنا آنا جانا ہے کہ اب کتے بھونکتے ہی نہیں۔ عرب کتوں کے بھونکنے سے مہمان کی آمد کا اندازہ کیا کرتے تھے) یہ اتنے مہمان نواز ہیں کہ اگر گروہ کثیر بھی آجائے تو انہیں کوئی تردد نہیں ہوتا۔ یہ گورے چہروں اور حسب والے۔ پچھلے لوگوں میں سے اونچے ناکوں والے ہیں۔

یہ وہی جبلہ ابن ایہم ہے جو حضرت عمر فاروق کے وقت میں تھپڑ کے قصاص کے ڈر سے مرتد ہو گیا تھا۔ واقعہ یوں ہے کہ خانہ کعبہ کے طواف کے وقت اس کے جبہ پر ایک بدوی کا پاؤں آگیا جبلہ نے مڑ کر دیکھا تو اس کی جھوٹی عزت نفس نے اسے اکسایا کہ ایک بدو کا پاؤں شاہ غسان کے جبہ پر۔ چنانچہ اس نے بدو کو تھپڑ دے مارا۔ بدو نے حضرت عمر فاروق سے شکایت کی۔ دربار خلافت سے حکم صادر ہوا کہ جبلہ فدیہ ادا کرے۔ ورنہ اس کے منہ پر بدو تھپڑ مارے گا۔ جبلہ نے رات کی مہلت مانگی اور راتوں رات واپس چلا گیا اور مرتد ہو گیا۔

ایک موقعہ پر غسانی بادشاہوں نے عکاظ کی منڈی کے موقعہ پر بہت بڑا مشاعرہ کروایا۔ اس غرض کے لئے علیحدہ خیمے لگائے گئے۔ اس موقعہ پر صرف تین چیدہ شعراء نے اپنا کلام پیش کیا۔ ان میں ایک اعشیٰ تھے۔ اور دوسرے حسان اور تیسری شاعرہ خنساء تھیں۔

حسان کی فضیلت ابو عبیدہؓ کہتے ہیں شاعروں میں حسان کو تین فضیلتیں حاصل ہیں۔ ایک یہ کہ وہ جاہلیت میں انصار کا شاعر تھا دوسرے یہ کہ جب خدا تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث کیا تو یہ ان کے شاعر ہوئے اور تیسری فضیلت یہ ہے کہ ان کی شاعری سرتا سر برکت والی رہی یعنی عشقیہ اور لغو شعر اسلام میں آکر نہیں کہے۔ اگر لفظ یمن یاء کی زبر سے ہو تو معنے یہ ہوں گے کہ ہمیشہ یمن سے منسلک رہے۔ کیونکہ بعض کتب میں یمانیتہ کے الفاظ بھی آتے ہیں۔ اس صورت میں اس میں اشارہ ہے کہ یمن کے ملوک سے ان کے شاعرانہ مراسم ہمیشہ قائم رہے۔ چنانچہ مذکور ہے کہ حسان کے اسلام لانے کے بعد بھی وہ انہیں عطایا بھجواتے رہے۔ ان کے قاصد قسطنطنیہ سے تحائف لے کر آتے رہے۔ آپ ہی وہ خوش نصیب شاعر ہیں جن کو نبی اکرم ﷺ مسجد میں ممبر رکھوا دیتے اور فرماتے۔ حسان ان کو جواب دو اور ساتھ ہی دعا فرماتے۔ اے اللہ روح القدس سے اس کی تائید کیجیو۔ جب شروع میں کفار کی ہجو کا جواب دینے کا فیصلہ ہوا تو حضور ﷺ نے فرمایا حسان تم قریش کی کیسے ہجو کرو گے۔ میں بھی تو ان میں سے ہوں۔ حسان نے عرض کی حضورؐ میں آپ کو ان سے یوں الگ کرلوں گا جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال۔ ہماری زبان کے محاورے میں کہیں گے جیسے مکھن سے بال۔ ہجو کے جواب میں حسان کے دو شعر ملاحظہ فرمایئے۔

ترجمہ تو نے محمد ﷺ کی ہجو کی تو میں نے آپ کی طرف سے اس کا جواب دیا اور اس بات کی جزا اللہ کے ہاں ہے۔ اور جبرائیل خدا کا امین ہم میں ہے اور روح القدس ہے کہ جس کا کوئی ہمسر نہیں۔ حضور ﷺ نے سنا تو فرمایا۔ جزاک اللہ علی اللہ الجنتہ ہاں ہاں اللہ کے ہاں تیزی جزا جنت یعنی اس کی رضا ہے۔

حضورؐ حضرت حسان کو فرماتے:۔

حسان قریش کے مشرکوں کی ہجو کر۔ تیرے ساتھ روح القدس ہے۔ خدا کی قسم تیرا کلام ان پر اندھیرے میں ملنے والے تیر سے زیادہ اثر کرنے والا ہے۔ حضرت حسان کی ہجو اتنی موثر تھی کہ کہا گیا ہے کہ اگر ان کی ہجو سمندر میں ملائی جائے تو اس کی تلخی پر ان کے شعر اپنی تاثیر کی وجہ سے غالب آجائیں۔ ان کی ایک ہجو ملاحظہ ہو۔ اور تخیل و شعریت کی داد دیجئے۔

ترجمہ تیرا باپ بھی شریف ہے۔ اور ماں بھی شریف۔ لیکن دونوں نے جنا غیر شریف لوگوں کو تجھ سے اور ان دونوں سے تعجب نہیں کرنا چاہئے کیونکہ چاندی کی مَیل بھی تو عجیب چیز ہے نا۔ یعنی چاندی کی میل نکلتی ہے۔ گویا اس کے ماں باپ کو چاندی قرار دیا اور اسے خبث یعنی میل۔

ہر اس موقعہ پر جب کفار نے اسلام یا بانی اسلام یا مسلمانوں کے خلاف زبان دراز کی تو حضرت حسان آگے بڑھے۔ اور اپنے اشعار سے ان کا منہ بند کر دیا۔ سیرت ابن حشام جلد 3 میں بدر کے موقعہ پر کفار کے ساتھ ان کے اشعار کے تبادلہ کا ذکر ہے۔ احد کے موقعہ پر انہوں نے کفار کے جواب میں شعر کہے۔ غزوہ احزاب کے موقعہ پر انہوں نے شعر کہے۔ کعب بن اشرف کے قتل پر انہوں نے شعر کہے۔ الغرض نبی کریم ﷺ کا یہ شاعر ہر وقت شعر کے میدان میں دشمنوں کے مقابل پر سینہ سپر رہا۔ جب بنو نظیر کے قلعہ کے گرد کے درخت مسلمانوں نے جلا دیئے تو قریش چونکہ بنو نظیر کے حلیف تھے اور باہمی معاونت کا معاہدہ تھا۔ اس لئے قریش کو غیرت دلاتے ہوئے کہتے ہیں۔

بنو لوئی قریش کے سرداروں کو ذلیل کیا۔ اس آگ نے جو بویرۃ جگہ پر بھڑکائی گئی تھی۔ مطلب یہ کہ قریش اب تم نے بنو نظیر کی مدد کیوں نہ کی۔

کفار کی طرف سے عبداللہ بن الزبعری' ابو سفیان اور عمرو بن عاص ہجو کرتے تھے۔ اور مسلمانوں کی طرف سے حضرت حسان۔

حضرت کعب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ جواب دیتے۔ حضرت حسان کے شعر اتنے موثر تھے کہ ان کا ایک ہم عصر عرب کا عظیم ہجو گو شاعر حطیہ کہتا ہے کہ لوگو انصار کو یہ میری بات پہنچا دو کہ ان کا شاعر عرب کا بہترین شاعر ہے۔

محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب کا جوابی ایڈریس

محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب ہلالپوری جامعہ احمدیہ سے ریٹائر ہوئے تو آپ کو الوداع کہنے کے لئے ایک تقریب ہوئی جس میں آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا جواباً آپ نے جو فرمایا وہ روزنامہ الفضل قادیان مورخہ 12۔ فروری 1939ء میں شائع ہوا۔ یہ تقریر ذیل میں درج ہے۔

(ادارہ)

جواب

اس ایڈریس کے جواب میں جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب کی طرف سے ایک تحریری جواب پڑھا گیا۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے چند الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح شیخ مبارک احمد صاحب نے جواب میں مختصری تقریر کی۔ جناب مولوی صاحب کا جواب حسب ذیل ہے۔

حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) و بزرگان و احباب کرام(۔)

میں سب سے اول اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں جس نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنی جماعت میں داخل فرمایا۔ پھر دارالامان میں لایا۔ پھر اس مبارک درس گاہ میں منسلک کیا۔ اور ایسے افسر اور ایسے ساتھی عطا فرمائے۔ جو بحیثیت مجموعی بہترین افسر اور بہترین ساتھی تھے اور ہیں۔ اور قریباً تیس سال تک مجھے اس درس گاہ میں کام کرنے کا موقعہ دیا۔ اللہ تعالیٰ میری کوتاہیوں اور کمزوریوں کو معاف فرمائے۔ جو اس کام کے سلسلہ میں مجھ سے ظہور میں آئیں۔ اور میری پردہ پوشی فرمائے۔ اور ہر قسم کی رسوائی سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین۔

اس کے بعد میں اپنے آقا اور امام محسن و مربی حضرت (امام جماعت الثانی) کے پے در پے اور مسلسل اور متواتر احسانات پر جو میرے یہاں آنے کے دن سے لے کر آج تک اور روز افزوں طور پر میرے شامل حال ہیں دل و جان

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میر قمر سلیمان احمد

کھانے کے آداب

کھانا کھانا ہر جاندار کی ضرورت ہے اور اس دنیا میں رہنے کے لئے اسے لازمی طور پر غذا کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ انسان ہو یا حیوان و نباتات تمام کی زندگی کا دارومدار غذا پر ہے اور بغیر غذا کے کوئی بھی جاندار چیز زندہ نہیں رہ سکتی۔

نباتات میں تو قدرت نے اس غذا کے حصول کے لئے ایک عجیب قوت رکھی ہے۔ ہماری طرح پودے غذا کے حصول میں مارے مارے نہیں پھرتے۔ بلکہ جب سورج کی روشنی ان کے پتوں پر پڑتی ہے تو وہ ہوا میں موجود کاربن ڈائی آکسائیڈ(CO_2)اور زمین سے حاصل کردہ پانی کو اپنی توانائی کے ذریعہ غذا میں تبدیل کر دیتی ہے۔ اس طرح پودوں کو کہیں جانا نہیں پڑتا اور انہیں کھانا اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے یا یوں کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ اپنی جگہ کھڑے کھڑے حاصل ہو جاتا ہے۔

حیوانات اپنی غذا پودوں سے حاصل کرتے ہیں۔ اس کے لئے مختلف حیوانات میں مختلف طریق ہیں۔ لیکن سب میں اصولی طور پر ایک ہی سسٹم کام کر رہا ہے کہ پودوں میں موجود توانائی کو حاصل کر کے اس سے استفادہ کیا جائے۔ اس کے لئے حیوانات کو ایک تو جگہ جگہ مناسب پودوں کی تلاش میں پھرنا پڑتا ہے اور دوسرے ان کے جسم میں ایک نظام انہضام موجود ہے جو حاصل شدہ غذا کو ہضم کر کے جسم کے استعمال کے کام میں لاتا ہے۔ اور اس طرح وہ توانائی جو سورج سے خارج ہوئی تھی پودوں میں سے ہوتی ہوئی حیوانات میں داخل ہو جاتی ہے۔

بعض حیوانات پودوں سے براہ راست توانائی حاصل نہیں کر سکتے مثلاً شیر وغیرہ جو دوسرے جانوروں کو مار کر ان سے غذا حاصل کرتے ہیں۔ اس صورت میں ان جانوروں میں بظاہر تو توانائی براہ راست پودوں سے نہیں آتی لیکن اگر دیکھا جائے تو یہ جانور بھی اپنے شکار کی وساطت سے توانائی پودوں سے ہی حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے شکار نے جو توانائی گوشت کی صورت میں جمع کی ہوتی ہے وہ پودوں سے ہی حاصل کی ہوتی ہے۔

چنانچہ اس طرح تمام جانداروں کی توانائی کا منبع سورج ہی ہے اور تمام زندگی کا دارومدار سورج پر ہی ہے۔

یہ توانائی زندگی کی بنیادی ضرورت ہے۔ اور تمام جاندار اس کے حصول میں اسی حد تک مشغول رہتے ہیں جس حد تک اس کی ضرورت ہو لیکن انسان اشرف المخلوقات ہونے کی وجہ سے نفیس ذوق سے بھی نوازا گیا ہے اور وہ اس توانائی کے حصول میں صرف ضرورت کو ہی مد نظر نہیں رکھتا بلکہ اس کے استعمال میں صفائی۔ ستھرائی اور نت نئے زینت کے طریق بھی اختیار کرتا رہتا ہے۔

چونکہ انسان کا ذوق لطیف لامحدود ہے اس لئے اس سادہ سی ضرورت کے پورا کرنے میں بھی اگر کنٹرول نہ کیا جائے تو اس قدر تکلفات شروع ہو جاتے ہیں جن کی کوئی حد نہیں اور وہ انسان کو مشکلات میں ڈالنے لگتے ہیں۔ مثلاً بعض دفعہ کھانے کو پیش کرنے میں اتنا تردد کیا جاتا ہے کہ وہ کھانے سے زیادہ کوئی گلدان نما چیز بن جاتا ہے پھر اسے کھانے کے تکلفات۔ بعض جگہوں پر تو مختلف اشیاء کھانے کے لئے مختلف قسم کے برتن اور چمچے وغیرہ استعمال ہوتے ہیں اور اگر آپ اس چمچے سے وہ کھانا نہیں کھا رہے جو اس چمچے سے کھانا چاہئے تو یہ جہالت کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ اسی طرح بعض کھانوں کے ساتھ بعض اور کھانے ملا کر کھانا تہذیب کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ لکھنؤ میں ایک شخص بازار میں کھڑا بالائی کی صدا لگا رہا تھا۔ کسی نے دریافت کیا کہ اس کی کیا ضرورت ہے تو اس نے کہا کہ گھر میں زردہ پکا ہے اور بغیر بالائی کے زردہ کھانا بیکار ہے۔ چونکہ گھر میں بالائی نہیں تھی اور خریدنے کی استطاعت میں نہیں رکھتا اس لئے بالائی مانگنے بازار آ گیا۔

انسان کے ذہن کی اس حس کو درست راستہ پر رکھنے کے لئے خدائی ہدایت کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ انسان اس عقل کے ہاتھوں بہت مشکلات میں پھنس جاتا ہے۔ اور اس آسمانی رہنمائی میں سب سے اعلیٰ اور ارفع راہنمائی آنحضور ﷺ نے فرمائی ہے۔

چنانچہ کھانے کے جن آداب کی طرف آنحضور ﷺ نے متوجہ کیا ہے۔ ان کو اپنی زندگی میں جاری کرنا ایک طرح سے فرض ہے۔

ان آداب میں سب سے پہلے تو حلال اور طیب کھانے کا استعمال ہے۔ حیوانات میں بھی فطرت نے ایسا نظام قائم کر رکھا ہے کہ وہ خوراک سے حاصل ہونے والی توانائی کے حصول میں خاص خوراک ہی کھا سکتے ہیں۔ مثلاً شیر گھاس نہیں کھاتا چاہے بھوکا مر جائے وہ گھاس پر منہ نہیں مارے گا۔ اسی طرح گھوڑا مرتے مر جائے گا لیکن گوشت نہیں کھائے گا۔ چنانچہ ان میں ان کی ضرورت کے مطابق خوراک کے حصول کے لئے فطرت نے باقاعدہ ایک کنٹرولنگ نظام قائم کر دیا ہے۔

خدا تعالیٰ کی بے پایاں رحمت نے انسان کو اس معاملہ میں بہت وسیع اختیار دیا ہے اور انسان سبزی خور بھی ہے اور گوشت خور بھی۔ وہ ہر قسم کے ذریعہ سے خوراک حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن نقصان دہ ذرائع سے بچانے کے لئے خدا تعالیٰ نے بذریعہ اپنی تعلیم اس پر خوراک کی مد میں کچھ حدود قائم کر دی ہیں تاکہ وہ غلط ذریعہ استعمال کر کے کہیں منفی اثرات کا شکار نہ ہو جائے۔

کاروں کے چلانے میں جو توانائی استعمال ہوتی ہے وہ پٹرول اور ڈیزل وغیرہ سے حاصل ہوتی ہے۔ لیکن ڈیزل سے چلنے والے انجن جدا ہیں اور پٹرول سے چلنے والے جدا۔ اگر کسی پٹرول سے چلنے والے انجن میں ڈیزل ڈال دیا جائے تو وہ نہ صرف اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکے گا بلکہ اسے نقصان پہنچ جائے گا۔ یہی حال خوراک کے ذریعہ توانائی کے حصول کا ہے۔ غلط قسم کی خوراک استعمال کرنے سے انسان کی جسمانی اور روحانی قوتیں تنزل پذیر ہو جاتی ہیں۔ اس لئے پہلا قدم درست خوراک کے استعمال کا ہے جسے حلال اور طیب کہا گیا ہے۔ ان میں حلال تو ہر وہ خوراک ہے جسے خدا تعالیٰ نے استعمال کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ لیکن طیب خوراک ہر شخص کے لئے مختلف ہو سکتی ہے۔ مثلاً چینی حلال ہے اور بہت عمدہ اور لذیذ خوراک ہے لیکن ذیابیطس کے مریض کے لئے چونکہ نقصان دہ ہے اس لئے اس کے لئے طیب نہیں۔

خوراک کے حصول کے بعد اس کے استعمال سے پہلے اس پر خدا تعالیٰ کا نام لینا اور برکت کی دعا کرنا اس کے بعد ایک اہم فرض ہے۔ کلام الٰہی میں ارشاد ہے کہ پرندے بھی خدا تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں۔ اگرچہ ہم ان کی تسبیح کے طریق کا شعور نہیں رکھتے۔ تو اس بات میں حیوانات اور نباتات اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق خدا تعالیٰ کی حمد اور شکر کرتے ہیں۔ اور انسان پر یہ کام بدرجہ اولیٰ فرض ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت سے نہ صرف ظاہری طور پر ہمیں خوراک مہیا کی ہے بلکہ اس کے حصول سے قبل اور بعد میں نہاں در نہاں ایسے سلسلے ہیں جو ہمارے فائدے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اور جنہیں ہم پوری طرح سمجھ ہی نہیں سکتے۔ خدا تعالیٰ نے جہاں خوراک توانائی کے حصول کا ایک ذریعہ رکھا ہے وہاں ہمیں ذائقہ کی حس عطا فرما کر اس میں لطف اور لذت کا سامان بھی رکھ دیا ہے۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کاریں پٹرول سے چلتی ہیں لیکن اگر ان کی ٹینکی خالی ہو اور وہ پٹرول سے بھر دی جائے تو انہیں اس میں کسی لذت کا احساس نہیں ہوتا۔ جبکہ انسان خوراک سے فوائد تو حاصل کرتا ہی ہے لیکن لذیذ کھانوں سے وہ جتنا لطف اور حظ اٹھاتا ہے وہ اپنی جگہ ایک پورا باب ہے۔ اس پر دنیا میں بے شمار لوگ ہر وقت کام کرتے۔ تجربات کرتے اور کتب لکھتے رہتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ مزیدار کھانا کس طرح بنایا جائے۔ اور اس طرح توانائی کا یہ حصول ہمارے لئے اتنا دلچسپ بنا دیا گیا ہے کہ بعض لوگ تو اسی کو زندگی کا مقصد سمجھتے ہیں۔

اس لذت کے نتیجہ میں خوش خوراکی آجکل کی دنیا میں ایک بڑا مسئلہ بنتی جا رہی ہے۔ (دنیا میں موٹاپا ایک ایسی بیماری قرار دیا گیا ہے جس پر کروڑہا ڈالرز خرچ کئے جاتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے خوراک کے سلسلے میں اعتدال کا ارشاد فرمایا ہے اور بھوک رکھ کر کھانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ اگر اسی ارشاد پر تمام دنیا عمل شروع کر دے تو بہت سی بیماریوں سے چھٹکارا حاصل ہو سکتا ہے۔

خوش خوراکی میں کم از کم آدمی جو چیز کھا رہا ہو وہ جسم میں جا تو لگتی ہے لیکن ایک اور رخ خوراک کے ضیاع کا ہے۔ جس سے آنحضور ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اور فرمایا کہ اگر کھانے کی پلیٹ صاف کی جائے تو پلیٹ اس شخص کو دعا دیتی ہے۔ آجکل ہمارے ملک میں شادیوں کا موسم ہے اور بے شمار دعوتیں اس سلسلہ میں منعقد کی جا رہی ہوتی ہیں۔ لیکن اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ ایک تو کھانا لگتے ہی جھپٹ پڑتے ہیں اور پھر ضرورت سے بہت زیادہ کھانا اپنی پلیٹ میں ڈال کر عام طور پر اس جگہ کھڑے ہو کر کھانے لگتے ہیں جہاں کھانے کا سامان پڑا ہے۔ اس طرح وہ ان لوگوں کا راستہ بھی روک لیتے ہیں جن کی ابھی کھانے تک رسائی نہیں۔ پھر کھانا اتنا ڈال لیتے ہیں کہ جب فارغ ہو کر پلیٹیں میزوں پر واپس رکھی جا رہی ہوتی ہیں تو وہ پلاؤ اور قورمے سے اتنی بھری ہوتی ہیں کہ ایک کریہہ منظر پیش کرتی ہیں۔ اور یہ اس ملک کا حال ہے جہاں غربت ہے اور بہت سے لوگوں کو پوری طرح روٹی بھی میسر نہیں۔

آنحضورؐ نے تو فرمایا ہے کہ اگر ایک لقمہ زمین پر گر جائے تو اسے صاف کر کے کھا لینا چاہئے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ نے برکت رکھی ہو۔ لیکن ہمارے یہاں بعض لوگوں کا یہ حال ہے کہ اگر اپنی ضرورت سے دوگنی پلیٹ نہ بھر لی جائے تسلی ہی نہیں ہوتی کہ ہم دعوت میں آئے ہیں۔

انسان چونکہ معاشرتی جانور ہے اور ساتھ ہی نفیس ذوق بھی رکھتا ہے اس لئے کھانا کھانے میں صفائی اور ستھرائی ایک اور لازمی خلق ہے۔ کھانا اس طرح کھانا چاہئے کہ ساتھ کھانے والے کراہت محسوس نہ کریں۔ آنحضورؐ تو کھانا کھاتے وقت صرف تین انگلیوں کا استعمال فرماتے تھے۔ اور حضورؐ کی غذا ویسے بھی اتنی سادہ تھی کہ اس میں عام طور پر چکنائی وغیرہ ایسی نہیں ہوتی تھی کہ ہاتھ بھر جائیں۔

ہمارے یہاں زیادہ چکنائی والے اور مصالحوں والے کھانے کھائے جاتے ہیں۔ جس سے ہاتھ وغیرہ زیادہ گندے ہوتے ہیں۔ دوسرے بہت سے احباب لقمہ چباتے وقت منہ پورا کھولتے ہیں اور ہر دفعہ منہ سے ایسی آوازیں نکالتے ہیں جو اردگرد بیٹھنے والوں کے لئے مشکل کا باعث بنتی ہیں۔ آپ جب کھانا کھا رہے ہوں تو صفائی سے کھائیں۔ گندے طریق سے کھانے سے اس میں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا کے بارے میں امن معاہدہ

امریکا کی ریاست اوہایو کے شہر ڈیٹن میں سابق یوگوسلاویہ کے تینوں حصوں کے متعلق کئی دنوں سے جو کانفرنس جاری تھی وہ اب ختم ہو گئی ہے اور ایک خاصے لمبے چوڑے معاہدے پر تینوں سربراہوں نے دستخط کر دئے ہیں۔ اگرچہ تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس معاہدے کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ اس پر کس حد تک عمل کیا جا سکے گا۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ جنگ کے ختم ہونے کے امکان سے ہر شخص کے دل میں خوشی کی لہر پیدا ہوئی ہے۔ بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ معاہدہ پوری طرح تسلی بخش تو نہیں لیکن جنگ کے بند ہو جانے کی وجہ سے اس سے خاصی آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔ اس معاہدہ پہ دستخط کرنے کے ایک دن بعد اقوام متحدہ نے اس بات پر غور شروع کر دیا کہ بوسنیا اور سربیا کے خلاف اسلحہ کی پابندی اٹھا لی جائے۔ بہرحال اس معاہدے کے نتائج کا بڑی بیتابی سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ سربوں کے ایک حصے نے اسے اس لئے مسترد کر دیا ہے کہ جو علاقہ ان کا اپنا تھا وہ کسی دوسرے کو کیوں دیا جائے۔ اور ایک حصے نے یہ کہا ہے کہ جو علاقہ ہم نے اپنے خون پسینے کے ساتھ حاصل کیا تھا وہ ہم سے چھنا کیوں جائے۔ بہرحال دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

○○○

نرسیمہا راؤ کے مسلمان وزیر کا استعفیٰ

بھارتی وزیر اعظم مسٹر نرسیمہا راؤ کی کابینہ کے ایک مسلمان وزیر جعفر شریف نے کابینہ سے استعفیٰ دے کا کانگرس کی مخالف پارٹی بھارتیہ جنتا پارٹی میں شرکت کر لی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ بھارتی کانگرس اب سیکولر نہیں رہی۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ اب کانگرس مسلمانوں کے لئے نہیں رہ گئی۔ ان کے اس بیان پر کانگرسی وزراء نے بڑے سخت رد عمل کا اظہار کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مسٹر جعفر شریف کو سیکولر کا مطلب ہی نہیں آتا۔ ورنہ جعفر شریف کو معلوم ہونا چاہئے کہ بھارت کی آزادی کے بعد سے اب تک جتنی حکومتیں آئی ہیں ان میں سب سے زیادہ مسلمان وزیروں کی تعداد نرسیمہا راؤ کابینہ میں ہے۔ بھارتی کابینہ میں آٹھ مسلمان وزیر ہیں۔ آج تک کبھی کسی بھارتی کابینہ میں اتنی تعداد میں مسلمان وزیر نہیں رہے۔

الیکشن 1996ء میں ہونے والے ہیں' یہی وجہ ہے کانگرس کو یہ فکر ہے کہ جعفر شریف کے رویے سے مسلمانوں کے ووٹ ٹوٹ جائیں گے اور بھارتی کانگرس جو پہلے ہی اپنی مقبولیت کے بحران سے دوچار ہے مزید نقصان اٹھائے گی۔ بھارتی وزیر اعظم اور کانگرس اس وقت مسلمانوں کے دل جیتنے کی کوشش میں ہیں۔ لیکن ان کی یہ کوششیں کامیاب نہیں ہو رہیں۔ کشمیر میں مسلمانوں پر بھارتی افواج کے مظالم سے مسلمانوں کی عمومی رائے کانگرس کے خلاف ہو رہی ہے۔ جعفر شریف کو پہلے مسٹر راؤ نے وزیر ریلوے کے عہدے سے ہٹایا اور وزیر بے محکمہ بنایا۔ مگر بعد میں انہوں نے خود ہی وزارت اور کانگرس چھوڑ دی۔ اگرچہ ابتداء میں ان کا کہنا یہی تھا کہ وہ کانگرس نہیں چھوڑیں گے۔ وہ ساری زندگی کانگریس میں رہے ہیں۔ اب بھی وہ کانگرس ہی کا ساتھ دینے کی باتیں کرتے تھے۔

لیکن ان کے اس بیان کی سیاہی بھی ابھی خشک نہ ہوئی تھی کہ وہ جنتا پارٹی سے جا ملے۔ خیال ہے کہ اس طرح سے مسلمانوں کی حمایت جنتا پارٹی کے ساتھ ہو جائے گی۔

○○○

بنگلہ دیش نئے انتخابات

بنگلہ دیش کی وزیر اعظم مسز خالدہ ضیاء نے صدر مملکت مسٹر عبدالرحمن بسواس سے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کو توڑ دیا جائے اور نئے انتخابات کرائے جائیں۔

مسز خالدہ ضیاء نے نگران حکومت میں شمولیت کے لئے اپوزیشن کو بھی دعوت دی ہے۔

بنگلہ دیش کی اپوزیشن نے عرصہ کئی ماہ سے ملک بھر میں وسیع پیمانے پر حکومت کے خلاف ایجی ٹیشن شروع کر رکھا ہے اور اس ایجی ٹیشن میں اپوزیشن کے قریباً ڈیڑھ صد اراکین پارلیمنٹ نے اپنی نشستوں سے استعفے دے دیئے۔ اور کہا کہ ان نشستوں پر ضمنی انتخابات میں وہ اپنے نمائندے بھی کھڑے نہیں کریں گے۔ وزیر اعظم خالدہ ضیاء نے کہا تو یہی تھا کہ وہ ضمنی انتخابات کروا دیں گی۔ مگر یہ بات آسان نہ تھی۔ انہوں نے یہ بھی چال چلنے کی کوشش کی کہ حکومت اپوزیشن کی خالی کردہ نشستوں پر اپنے نمائندے کھڑے نہیں کرے گی۔ مگر یہ وار بھی کامیاب نہ رہا۔

اب اپوزیشن کا آخری مطالبہ یہ ہے کہ عام انتخابات غیر جانبدار نگران حکومت کی قیادت میں کرائے جائیں اور بیگم خالدہ ضیاء اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیں۔ ابھی تک مسز ضیاء اس مطالبے کو قبول نہیں کر رہیں۔ اپوزیشن نے کہا ہے کہ اگر ان کا مطالبہ نہ مانا گیا تو وہ انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے۔ اگر اپوزیشن نے انتخابات میں حصہ نہ لیا تو انتخابات بے معنی ہو کر رہ جائیں گے اور اپوزیشن کے احتجاج میں بھی شدت آ جائے گی۔

عبدالرشید میاں فاروقی

میرا خاندان

میرا تعلق لاہور کے سب سے پرانے اور سب سے بڑے خاندان سے ہے جس کا تعلق سلسلہ عالیہ احمدیہ سے 92-1891ء سے چلا آ رہا ہے میرے جد امجد میں رئیس لاہور حضرت میاں چراغ دین صاحب اور میرے نانا جان حکیم محمد حسین المعروف مرہم عیسیٰ رفقائے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تھے۔ موخر الذکر حضرت میاں چراغ دین صاحب کے فرزند اکبر تھے۔ میاں صاحب مذکور کے چچا زاد بھائی میاں معراج الدین عمر تھے جنہوں نے ہمارے خاندان میں سب سے پہلے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیعت کا شرف حاصل کیا آپ ایک قابل انشا پرداز تھے براہین احمدیہ ہر چہار حصص جب دوسری بار چھپی تو آپ ہی نے اس کا دیباچہ لکھا تھا اسی طرح لیکچر سیالکوٹ کا دیباچہ بھی لکھا تھا جو اب تک چھپتا آ رہا ہے۔

میرے نانا جان حضرت حکیم محمد حسین المعروف مرہم عیسیٰ ان خوش قسمت رفقاء میں سے ہیں جن کا نام 313 رفقاء کی فہرست میں 271 نمبر پر ہے۔

خاکسار کے پڑنانا حضرت میاں چراغ دین صاحب رئیس لاہور تھے براہین احمدیہ کے زمانے میں جبکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعویٰ نہیں فرمایا تھا قادیان میں آئے حضرت صاحب کے مہمان رہے اور حضرت صاحب کے فیوض سے مستفیض ہوئے۔

حضرت امام جماعت الثانی نے آپ کو معتمدین صدر انجمن احمدیہ کا ممبر نامزد فرمایا تھا حضرت بانی سلسلہ نے آپ کے مکان پر کئی بار قیام فرمایا تھا۔ اور آپ آپ کے مکان پر ٹھہرنے کو ترجیح دیتے تھے۔

خاکسار کے خسر حضرت میاں عبدالعزیز صاحب مغل میاں چراغ دین کے دوسرے فرزند تھے انہوں نے بچپن ہی میں جبکہ آپ ایچی سن سکول لاہور میں پڑھا کرتے تھے حضرت بانی سلسلہ کی بیعت کی۔ حضرت بانی سلسلہ کی وفات کے بعد آپ کی ایک جیبی گھڑی جو حضرت صاحب استعمال میں لاتے تھے حضرت اماں جان صاحبہ نے آپ کو مرحمت فرمائی تھی جو اب تک ان کے بچوں کے پاس موجود ہے۔

خاکسار 1938ء سے جبکہ حضرت امام جماعت ثانی نے خدام الاحمدیہ کی تنظیم کی بنیاد رکھی ممبر بن گیا تھا اور مجلس انصار اللہ کی تنظیم میں داخل ہونے تک کئی عہدوں پر کام کرتا رہا تین چار سال تک زعیم حلقہ رہا اور پھر لاہور کی مرکزی مجلس عاملہ کا ممبر بھی رہا۔ مجلس انصار اللہ میں شمولیت کے بعد بھی مجلس کے بہت سے عہدوں پر خدمت کی توفیق ملتی رہی ہے اور اب بھی زعیم اعلیٰ اقبال ٹاؤن کی مجلس عاملہ میں سیکرٹری تعلیم (کلام الٰہی) کے طور پر خدمت بجا لا رہا ہوں۔ اور اسی عہدہ پر حلقہ کی مجلس عاملہ کا بھی ممبر ہوں۔

میرا بیٹا عبدالباسط آجکل اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرینکفورٹ جرمنی میں مربّی کے فرائض انجام دے رہا ہے 1994ء کے رمضان المبارک میں حضرت صاحب کے حکم سے حضرت صاحب کے درسوں کا جرمن زبان میں احمدیہ ٹی وی پر ترجمہ کر تا رہا ہے۔

○○○

کرنل قذافی۔ غیر ملکی تارکین وطن

لیبیا کے رہنما کرنل معمر قذافی نے کہا ہے کہ لیبیا غیر قانونی تارکین وطن کو اپنے ملک سے نکالنے کی مہم جاری رکھے گا۔ اور اب جبکہ اقوام متحدہ نے اس بات کی اجازت نہیں دی کہ انہیں ہوائی سفر کے ذریعے لیبیا سے نکالا جائے لیبیا ان لوگوں کی کوئی مدد نہیں کر سکے گا۔ کہا جاتا ہے کہ تقریباً دس لاکھ لوگ لیبیا میں ایسے ہیں جن کا تعلق کسی نہ کسی بیرونی ملک سے ہے اور جو غیر قانونی طور پر لیبیا میں مقیم ہیں۔ ان کو اب نکالنے کی ایک وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ لیبیا کے لوگ ان کی جگہ لیں گے تو بے روزگاری کم ہو جائے گی۔ لیکن اس کے ساتھ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں ہمیں بیرونی ممالک کے لوگوں کی ضرورت نہیں۔ ہمیں ہمیشہ لاکھوں افراد کی ضرورت رہے گی۔ اقوام متحدہ نے لیبیا پر جو پابندیاں لگائی ہوئی ہیں وہ لیبیا کے حالات کو خراب سے خراب تر کر رہی ہیں لیبیا کے رہنما معمر قذافی نے ستمبر کے آغاز میں کہا تھا کہ تین ہزار فلسطینیوں کو ملک سے نکالا جائے گا۔ لیکن بات بڑھتے بڑھتے تمام ایسے بیرونی لوگوں کا ذکر ہونے لگا جو غیر قانونی طور پر لیبیا میں موجود ہیں اور جن کے نکالنے سے لیبیا کے لوگوں کو کام اور ملازمتیں مل سکتیں ہیں۔ کچھ لوگ جو وہاں سے نکالے گئے تھے کئی ہفتوں تک مصر کی سرحد پر مقیم رہے کیونکہ نہ وہ واپس جا سکتے تھے نہ مصر انہیں اپنے ملک کے اندر داخل ہونے کی اجازت دیتا تھا۔ سوڈان کے بھی بہت سے لوگ ہیں جن کو وہاں سے نکالا گیا اور انہیں ایک لمبا راستہ پیدل بھی چلنا پڑا۔

○○○

کشمیر۔ مغربی ممالک کے یرغمالی

کشمیر میں الفاران نامی ایک تنظیم نے گذشتہ جولائی سے چار مغربی سیاحوں کو یرغمال بنا رکھا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 4

سے آپ کا احسان مند ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ سے اپنا جلال دنیا پر ظاہر کرے۔ اور حضرت بانی سلسلہ کے محاسن اور محامد سے تمام عالم کو آگاہ اور منور فرمائے۔ اور آپ کے تمام مقاصد پورے کرے۔

اس کے بعد میں تمام احباب و بزرگان کرام کا جنہوں نے یہ تقریب قائم کی ہے۔ اور اس میں شامل ہوئے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ مجھے ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ میری تمام غلطیاں اور کوتاہیاں معاف فرمائے اور میرے اوقات کو ضائع ہونے سے بچائے۔ اور میری اس زندگی کو اور آئندہ زندگی کو بہتر سے بہتر اور طیب و مبارک کرے۔ اور محض اپنے فضل و کرم سے مجھے ایسے کاموں کی توفیق بخشے۔ جو اس کی جناب میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور مقبول ہوں۔ اور ایسی تمام باتوں سے دور رکھے۔ جو اس کی نظر میں پسندیدہ نہ ہوں۔

مجھے خوشی ہے۔ اور نہایت خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر مجھے ایک یہ شرف بھی بخشا ہے۔ کہ اس وقت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے میرے کام کو سنبھالا ہے۔ جس پر میں جتنا بھی فخر اور ناز کروں وہ میرے لئے بجا ہے کیونکہ میری صحت ایک مدت سے اس بات کی متقاضی تھی۔ کہ جلد سے جلد مجھے فارغ کر دیا جاتا۔ بلکہ آج سے اڑھائی تین سال قبل میری سبکدوشی کا سوال بھی اٹھ چکا تھا۔ اور اب تو میری صحت اور بھی گر چکی ہے۔ اور قواعد کی رو سے بھی اس وقت میری سبکدوشی ضروری تھی۔

پس اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ میں ایسے وقت پر سبکدوش ہوا۔ کہ میرے کام کو حضرت ممدوح نے اپنے مبارک ہاتھوں میں لے لیا۔ جس سے میں امید کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ میرے ناکارہ اور ناقابل ذکر کام کو بھی جو میں نے اپنی کارکردگی کے دوران میں کیا ہے۔ قبول فرمائے۔ اور اس پر اچھے سے اچھے ثمرات مرتب کرے اس موقعہ پر میں جامعہ احمدیہ کو بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ اسے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا انسان عطا فرمایا ہے۔ جس کے متعلق اس کا وعدہ ہے۔ کہ وہ "دین کا ناصر ہوگا۔ اور (دین) کی خدمت پر کمربستہ ہوگا"۔ دیکھو مکتوب حضرت امام جماعت الثانی مورخہ 26۔ ستمبر 1909ء مندرجہ الفضل جلد 2 ص 124 پرچہ 8۔ اپریل 1915ء میں اپنے بزرگوں مہربانوں۔ احباب اور ہمدردوں کی خدمت میں یہ بھی بطور اطلاع بغرض دعا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ باوجود میری گونا گوں نالائقیوں اور کوتاہیوں کے میرے آقا حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے مجھ ناکارہ کی اس موقعہ پر بھی اپنی خاص شفقت اور کرم سے دستگیری فرمائی ہے۔ اور مجھے ایک ایسے کام کا موقع عطا فرمایا ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مجھے اس کی سرانجام دہی کی توفیق بخش دے۔ تو یہ میرے انجام کی بہتری کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ میں اپنی شامت اعمال سے اس قیمتی موقعہ سے فائدہ نہ اٹھا سکا۔ تو یہ میرے لئے انتہائی محرومی کا موجب ہوگا۔ پس میں آپ سب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ ازراہ کرم میرے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے احسن سے احسن طور پر اس کام کی سرانجام دہی کی توفیق بخشے آمین۔

(خاکسار محمد اسماعیل احمدی 9۔ فروری 1939ء)

بقیہ صفحہ 5

لذت کچھ بڑھ نہیں جائے گی۔ منہ بند کر کے اچھی طرح چبا کر کھانا مستحب ہے۔ اسی طرح کھانے کے دوران یا بعد میں لوگوں کے سامنے ڈکار لینا بھی کوئی فرحت بخش عادت نہیں۔ اگر ڈکار کی طلب بڑھ ہی گئی ہے تو احباب سے ایک طرف چلے جائیں اور یہ حاجت پوری کر آئیں۔

کھانے کے بعد اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہ بہت خوبصورت لان جس میں سبز رنگ کا مخملیں گھاس قبل از طعام ایک بہت خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا بعد از طعام میدان جنگ کا نقشہ کھینچ رہا ہوتا ہے۔ ہر طرف ہڈیاں اور گوشت بکھرا ہوا۔

کھانا کھاتے وقت اگر ہڈیاں وغیرہ ساتھ آگئی ہوں تو مناسب طریق یہ ہے کہ انہیں اپنی پلیٹ میں یا کسی اور جگہ پر جو اس کام کے لئے مختص کی ہو رکھنا چاہئے۔ دعوت کے منتظمین کو بھی چاہئے کہ وہ جگہ جگہ ایسے ڈرم یا ٹب رکھ دیں جہاں کوڑا پھینکا جا سکے اور لوگ وہاں جا کر ڈال آئیں۔

اب کھانے سے فارغ ہو کر خدا تعالیٰ کی اتنی بے شمار نعمتوں کا شکر واجب ہو جاتا ہے۔ اس بارہ میں اسوہ یہ ہے کہ کھانے کے بعد خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے جس نے ہمیں کھانے پینے کی نعمتوں سے نوازنے کے ساتھ ساتھ راہ ہدایت بھی دکھائی۔

کھانے سے قبل اور بعد میں ہاتھوں کی اچھی طرح صفائی اور منہ کو کلی سے صاف کرنا بھی اسوہ حسنہ ہے۔ اس طرح انسان بہت سی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔ اور جراثیم جو ہاتھوں اور منہ میں پرورش پاتے ہیں پانی سے صاف ہو جاتے ہیں۔ ان جراثیم کی تفصیل اگر بیان کی جائے تو یہ ایک لمبا باب بن جاتا ہے۔

عشرہ وقف جدید

جماعتیں 24۔ نومبر تا 3۔ دسمبر عشرہ وقف جدید منائیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ حمیدہ بانو صاحبہ والدہ مکرم مرزا مبشر احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی ٹانگ کی ہڈی فرش پر گرنے سے ٹوٹ گئی ہے اس سے پہلے ان کے بھائی مرزا قدوس احمد صاحب کی ٹانگ کا فریکچر ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم ملک تنویر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ وزیر آباد کے بیٹے سفیر احمد کے بازو کی ہڈی موٹر سائیکل سے گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم شریف احمد صاحب زرگر آف دارالصدر شمالی ربوہ مورخہ 18 نومبر 1995ء بروز ہفتہ فضل عمر ہسپتال میں مختصر علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ بوقت وفات آپ کی عمر 77 سال تھی۔ مورخہ 19 نومبر بروز اتوار بعد نماز ظہر بیت المہدی میں مکرم بشیر احمد صاحب سیالکوٹی نے جنازہ پڑھایا اور عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا دین محمد شاہد صاحب ایم۔ اے نے دعا کروائی۔

احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

گمشدگی

○ ایک گاڑی کے کاغذات مورخہ 95-11-15 کو رات کے وقت فیکٹری ایریا اور اس کے گردونواح میں گر گئے ہیں۔ جن صاحب کو ملے ہیں وہ برائے مہربانی مکرم صدر صاحب عمومی ربوہ کو پہنچا کر ممنون فرمائیں کاغذات پہنچانے والے کو انعام بھی دیا جائے گا۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 13۔ اکتوبر 1995ء کو مکرم مرزا عامر بیگم صاحب (اسیر راہ مولا) قائد مجلس خدام الاحمدیہ پتوکی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ بچہ کا نام مرزا عثمان بیگم رکھا گیا ہے۔ بچہ مکرم مرزا محمد لطیف بیگ صاحب (اسیر راہ مولا) سیکرٹری امور عامہ پتوکی کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر شیخ ناصر احمد صاحب بہاولنگر کا نواسہ ہے احباب جماعت سے نومولود کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک و خادم دین بنائے۔

نتیجہ مقابلہ بین الاضلاع

اطفال الاحمدیہ پاکستان

○ سال 95-1994 میں کارکردگی کے لحاظ سے مقابلہ بین الاضلاع میں حسب ذیل تفصیل سے اضلاع نے امتیاز حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزازان کے لئے مبارک فرمائے۔

1۔ ضلع لاہور۔ اول 2۔ ضلع کراچی دوم 3۔ ضلع فیصل آباد سوم 4۔ ضلع میرپور آزاد کشمیر۔ چہارم 5۔ ضلع راولپنڈی پنجم 6۔ ضلع گوجرانوالہ ششم 7۔ ضلع شیخوپورہ ہفتم 8۔ ضلع اسلام آباد ہشتم 9۔ ضلع چکوال نہم 10۔ ضلع بدین دہم

بقیہ صفحہ 6

ہے۔ اور ان کی رہائی کے لئے بار بار مطالبے کر کے ڈیڈ لائن مقرر کی جا رہی ہے۔ مگر بھارتی حکومت ان کے کسی مطالبے کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔

گذشتہ دنوں الفاران نے بتایا تھا کہ چار میں سے دو یرغمال شدید بیمار ہیں اور اگر ان کو رہا نہ کیا گیا تو بیماری کی وجہ سے ان کی جان بھی جا سکتی ہے اور اگر ایسا ہوا تو ان کی موت کی ذمہ داری بھارتی حکومت پر ہوگی۔ یرغمالیوں میں سے ایک کو دوران حراست قتل بھی کر دیا گیا تھا۔ جبکہ ایک اور بھاگنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

پہلے الفاران کا مطالبہ تھا کہ یرغمالیوں کے بدلے میں 21 زیر حراست کشمیری حریت پسندوں کو رہا کیا جائے بھارتی حکومت نے مطالبہ نہیں مانا اور الفاران کی دھمکیوں پر بھی توجہ نہ دی۔ اب الفاران نے اپنا مطالبہ کم کر دیا ہے اور کہا ہے کہ صرف 4 افراد کو رہا کر دیا جائے۔ انہوں نے اپنے اس مطالبے پر عمل کے لئے صرف 48 گھنٹوں کی ڈیڈ لائن دی ہے۔ بھارتی حکومت باوجود کوشش کے الفاران کے ٹھکانے کا پتہ نہیں چلا سکی۔ یا اگر پتہ چلا لیا ہے تو دنیا کو اس کی اطلاع نہیں دے رہی اور الفاران کے خلاف کوئی فیصلہ کن اقدام بھی نہیں کر رہی۔

پاکستان پر الزام لگایا گیا تھا کہ الفاران کا تعلق اس سے ہے۔ مگر پاکستانی زعماء نے کہا ہے کہ یہ خود بھارتیوں کی تنظیم ہے اور اس کا مقصد ان لوگوں کو اغوا کر کے کشمیریوں کی تحریک آزادی کو دنیا میں بدنام کرنا ہے۔ خود کشمیری تنظیموں نے بھی اس تنظیم سے اور ان کے مطالبات سے لاتعلقی ظاہر کی ہے۔

○○○

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

ربوہ : 26- نومبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ منتخب ہو کر اقتدار میں آنے والے اللہ کے نمائندہ ہوتے ہیں۔ میری حکومت اور پاکستان کے عوام دہشت گردی کے خلاف ہیں اور ان کا قلع قمع کر کے دم لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن ہارنے والے دہشت گردی پر اتر آئے ہیں۔ تخریب کاری وہی کرتے ہیں جنہیں جمہوری انداز میں کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا اسلام تہذیب یافتہ مذہب ہے اور ہرگز دہشت گردی کی اجازت نہیں دیتا۔ دہشت گردی اسلام جمہوریت اور تہذیب کے خلاف ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے اقتصادی مشیر وی۔اے۔ جعفری نے کہا ہے کہ حکومت کی مالی پوزیشن ماضی کی نسبت مضبوط ہے۔ زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہوا ہے انہوں نے یقین دلایا کہ منی بجٹ نہیں آئے گا۔ آئی ایم ایف سے پرانی شرط پر 60 کروڑ ڈالر ملیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ ملازمین کو تنخواہوں کا کوئی مسئلہ ہے نہ فارن کرنسی اکاؤنٹس منجمد کئے جا رہے ہیں۔ سٹیٹ بینک کا کوئی چیک واپس ہونے کا تاثر غلط ہے۔ ہدف پورے نہ ہونے کے باوجود سابق دور کی نسبت کارکردگی بہتر ہے۔

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ایوان اقتدار خالی کرانے کا وقت آ گیا ہے۔ مہنگائی اور بیروزگاری سے تنگ لوگ خودکشی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کراچی سے خیبر تک اقتدار بچانے کے لئے "خونیں ڈرامہ" سے ملک کی تباہی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہو گا نوجوانوں کی امیدیں چھیننے والوں کو اقتدار سے چمٹے رہنے کا حق نہیں رہا۔ انہوں نے کہا کہ اب بھی تبدیلی نہ آئی تو پھر پاکستان کا خدا ہی حافظ۔

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف حافظ آباد میں قاتلانہ حملہ میں بال بال بچ گئے قائد حزب اختلاف کا جلوس ریل بازار میں پہنچا تو پیپلز پارٹی کے رہنما ملک وزیر اعوان کی رہائش گاہ سے پہلے پتھراؤ اور پھر فائرنگ کی گئی۔ نواز شریف کے باڈی گارڈوں نے بھی جوابی فائرنگ کی۔ کوئی زخمی نہیں ہوا۔ پتھراؤ سے ایک کانسٹیبل سمیت دو افراد زخمی ہوئے۔

○ جمیعت العلمائے اسلام پاکستان (فضل رحمان گروپ) کے سیکرٹری جنرل مولانا امیر حسین گیلانی نے بتایا ہے کہ علماء کی گرفتاریوں کے سلسلے میں صدر نے جے یو آئی کو مذاکرات کی دعوت دی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آج گورنر سے بھی ملاقات کر کے گرفتاریوں پر تشویش سے آگاہ کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ صدر نے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عملدرآمد کے لئے کمیٹی بنا دی ہے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے پنجاب حکومت کو ہدایت کی ہے کہ وہ صوبہ میں تمام دینی جماعتوں کے راہنماؤں کو اور ہر مکاتب فکر کے علماء کو اعتماد میں لے کر علماء کرام کی گرفتاری اور نظر بندی کے پس پردہ محرکات سے آگاہ کریں تاکہ علماء کی گرفتاریوں کو سازشی عناصر اپنے مقاصد کے لئے استعمال نہ کر سکیں۔

○ وزیر دفاع آفتاب شعبان میرانی نے کہا ہے کہ فوجی بغاوت کیس کی تحقیقات مکمل ہونے پر عوام کو آگاہ کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت پاکستان پر حملہ کرنے کی غلطی نہیں کر سکتا۔ کراچی کے حالات روز بروز بہتر ہو رہے ہیں۔ اور خطرہ کی کوئی بات نہیں ہے۔

○ کراچی میں ایم کیو ایم اور حقیقی کی مورچہ بند جنگ میں 5 افراد ہلاک ہو گئے۔ کورنگی میں کارکنوں نے چھتوں اور گلیوں کی نکڑوں پر مورچے لگا کر فائرنگ کی جس سے دو کارکنوں کے علاوہ تین راہ گیر بھی ہلاک ہو گئے۔ لڑائی روکنے والے رینجرز اور پولیس پر بھی گولیاں برسائی گئیں۔ فائرنگ کے دوسرے واقعات میں بھی مزید دو افراد ہلاک ہو گئے۔

○ پشاور سے 7 ماہ قبل اغوا ہونے والے 4 سالہ عدنان کو اغواکاروں نے تاوان وصول نہ ہونے پر قتل کر دیا۔ اس بچے کی بازیابی کے لئے وزیر داخلہ نے بھی کوششیں کی تھیں جو کہ بار آور نہ ہوئیں۔

○ فورٹریس سٹیڈیم میں قومی میلے کی تقریبات جاری ہیں۔ اعلیٰ فوج حکام جن میں ائر چیف مارشل فاروق فیروز خان' ایڈمرل منصور الحق' ائر مارشل محمد ارشد چوہدری شامل ہیں نے بھی میلے میں شرکت کی۔ کبڈی میچ لاہور ڈویژن نے جیت لیا۔ وزیر اعلیٰ نے مہمانان خصوصی کو تحائف دئے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید عبداللہ شاہ نے کہا ہے کہ میری حکومت دہشت گردی سے نمٹنے کا عزم کئے ہوئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گرد میرے بھائی کے وحشیانہ قتل سے حکومت کے عزم کو متزلزل نہیں کر سکتے۔

○ مسلح افواج کے دو بر طرف کیڈٹوں کو مبینہ طور پر افغانستان کا خفیہ دورہ مکمل کرنے کے الزام میں پاک افغان سرحد طورخم پر مشکوک حالت میں گرفتار کر لیا گیا۔ شبہ ہے کہ ان دونوں کو افغانستان کی خفیہ تنظیم نے دہشت گردی کے لئے پاکستان بھیجا ہے۔

○ پاکستان کے موجودہ مالی سال جولائی سے ستمبر کے دوران بیرونی تجارت کا خسارہ 98 کروڑ 80 لاکھ ڈالر تھا جو پچھلے سال کے مقابلے میں 125 فیصد زیادہ ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق اس طرح پاکستان میں اشیاء کی قیمتیں بڑھنے کا سلسلہ جاری رہے گا۔

○ مصر دھماکہ میں ملوث انتہا پسند فوراً حوالے کرنے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ آل انڈیا ریڈیو کے مطابق مصر نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان دھماکوں میں ملوث مجرموں کے خلاف سخت رویہ اختیار کرنے میں ناکام رہا ہے۔

○ بین الاقوامی تعلقات کے بارے میں امریکی کانگریس کمیٹی کے چیئرمین نے کہا ہے کہ امریکہ اور پاکستان کے بہت سے مفادات مشترک ہیں۔ تنازعہ کشمیر کا حل ایسا ہونا چاہئے جو کشمیری عوام کے لئے قابل قبول ہو۔

○ بڈگام میں کشمیر برشن فرنٹ کے جلسہ پر بھارتی فوج کی فائرنگ سے 5۔ افراد شہید اور متعدد زخمی ہو گئے ہیں۔ جلسہ شروع ہوتے ہی بھارتی فوج نے محاصرہ کر لیا اور شرکاء کو شناختی پریڈ میں شامل ہونے کے لئے کہا۔ بعد میں فائرنگ کر دی گئی۔

○ جافنا میں فوج کے خلاف لڑائی میں تامل ٹائیگرز نے مارٹرگنوں کے علاوہ گیس کے ساتھ حملہ کیا۔ لڑائی میں 20 فوجی اور 20 تامل باغی ہلاک ہو گئے۔

○ آزاد کشمیر کے صدر سکندر حیات نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ یا کسی اور ادارے کے ذریعے آزاد کشمیر میں الیکشن کی تجویز غیر آئینی ہے۔

خوشخبری
ربوہ میں پہلی دفعہ ربوہ میں ہی تیار کردہ سنگل و ڈبل بیڈ شیٹ اور رضائیوں اور تلائیوں کے غلاف عمدہ کوالٹی ہتھوک اور پرچون ریٹ پر 35۔ دار الفضل غربی نزد چونگی دستیاب ہیں۔ شوروم اقصیٰ چوک پر واقع ہے
اقصیٰ ٹریڈرز فون 211995

فیشن کی دنیا میں ایک ہی نام
بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
ہمارے تیار کردہ زیورات کی واپسی کاٹ نہیں ہوگی
پروپرائیٹرز کلیم احمد بشیر
حفیظ احمد چاند
ولد میاں بشیر احمد زرگر
فون: دوکان: 211806
گھر: 211883

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانا پیش کرتے رہے ہیں
• اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں • عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں
یاد رکھیں
رشید برادرز ٹینٹ سروس
نزد خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ
فون دوکان: 211584
فون رہائش: 408
پروپرائیٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین

فرائض کی ادائیگی
خواہ دینی ہو یا دنیاوی دل کو سکون بخشتی ہے۔ فرائض کی ادائیگی کیلئے صحت بہت اہم ہے۔ حفظان صحت کے اصولوں کی پابندی کریں۔ صبح سویرے اٹھئیں۔ ڈیڑھ دو میل کی سیر کریں۔ کھلی ہوا میں لمبے لمبے سانس لیں۔ تیل کی تمام جسم پر مالش کریں اور تازہ پانی سے نہائیں۔
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

تریاق اٹھرا 20/- 40/- 200/-
نورِ نظر کورس 625/-
اکسیر معدہ 10/- 20/-
قندِ شفاء 2/- 15/-
زوجامِ عشق 30 گولی 300/-
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون: 04524-211538